اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جلد ۳ | ۲۹ امان ۱۳۲۸ ہش | ۲۹ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۳ ۷

اخبار احمدیہ

۲۸ ماہ امان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے کل دوپہر کو اس دعوت میں شرکت فرمائی جو آپ کے اعزاز میں محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری سردار خان صاحب چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے دی گئی تھی۔ بعض ریلوے افسران اور بزرگان سلسلہ بھی دعوت میں شامل ہوئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی طبیعت بھی قدرے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی صحت کاملہ کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں!

پولیس کو اپنے تئیں عوام کا خادم سمجھنا چاہیئے

پولیس پریڈ کے موقع پر الحاج خواجہ ناظم الدین کی تقریر

لاہور ۲۸ مارچ۔ الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے پولیس کو خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پولیس کو اب اپنا نقطہ نظر بدل لینا چاہئے اور اسے اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھنا چاہیئے۔ آپ نے کہا اگر پولیس کے کسی عہدہ دار نے ناواجب سختی سے کام لیا تو حکومت سختی سے باز پرس کرے گی۔

الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج تیسرے پہر شاہی مسجد کے پہلو میں واقع اقبال پارک میں پولیس پریڈ کا معائنہ فرمایا۔ آپ نے پولیس کے مختلف دستوں کی سلامی لی اور ان میں تمغے تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آزادی ملنے کے بعد پولیس کو بھی اپنے نقطہ نظر میں تبدیلی کر لینی چاہئیے اور اسے پوری مستعدی کے ساتھ عوام کی خدمت کر کے ان کے دل میں گھر کر لینا چاہیئے۔

گورنر جنرل نے نصیحت فرمائی کہ سرکاری ملازمین کو سیاسیات سے بالکل الگ رہنا چاہئیے اور سیاسی پارٹیوں کی کشمکش میں بالکل غیر جانبدار رہنا چاہئیے۔ میں حکومت کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ اگر پولیس دیانتداری کے ساتھ نظم ونسق کو برقرار رکھنے اور قانون کو نافذ کرنے کی کوشش کرے گی تو حکومت اُن کی پوری مدد کرے گی لیکن اگر اس نے ناواجب سختی سے کام لیا تو حکومت ضرور باز پرس کرے گی۔

گورنر جنرل آج موٹر میں واہگہ بھی تشریف لے گئے جہاں آپ نے مشترکہ چوکی کا معائنہ فرمایا۔

آپ نے مہاجرین کے وفد کے علاوہ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ سے بھی ملاقات فرمائی۔

کیا ہندوستان کا پہلا بحری سفر ایک روسی نے کیا؟

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ یورپ سے ہندوستان تک پہلا بحری سفر واسکوڈی گاما نے نہیں بلکہ ماسکو کے نزدیک ایک قصبہ کے باشندہ افاناسی نکی تن نے کیا تھا۔ یہ دعویٰ روس کی جغرافیائی سوسائٹی کے صدر لیو برگ نے ایک مقالہ میں کیا ہے جسے تاس نیوز ایجنسی نے آج شائع کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افاناسی نکی تن نے یورپ سے ہندوستان تک کا بحری سفر واسکوڈی گاما سے ۳۰ سال قبل کیا تھا۔ اور یہی کتاب "تین سمندر پار سفر" میں ہندوستان کے متعلق بہت قابل قدر اطلاعات بہم پہنچاتی ہے۔ (دی اسٹار)

لاہور میں بجلی کا کرایہ بڑھا دیا گیا

لاہور ۲۸ مارچ۔ محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے حکومت مغربی پنجاب نے تیرہ شہروں میں بجلی کا کرایہ بڑھا دیا ہے۔ جن شہروں پر بجلی کے کرایہ میں اضافہ سے اثر پڑا ہے۔ ان میں لاہور۔ لائلپور شیخوپورہ قصور شامل ہیں۔ بجلی کے بل جاری کرنے والے افسر انچارج سے کرایہ کی شرح سے متعلق اطلاع مل سکتی ہے۔

مندرجہ ذیل شہروں میں بجلی کا کرایہ بڑھا دیا گیا ہے: (۱) لاہور (۲) باغبانپورہ و کھوگی وال (۳) لاہور چھاؤنی (۴) اچھرہ و نواحی علاقہ جات (۵) شاہدرہ (۶) قصور (۷) شیخوپورہ (۸) ننکانہ صاحب (۹) چوہڑکانہ (۱۰) موہلن (۱۱) جڑانوالہ (۱۲) لائلپور (۱۳) رسالہ ۔

ایشیاء کے علاقہ وار دفاع کی سکیم

لندن ۲۸ مارچ۔ ۳۰ اپریل کو منعقد ہونے والی دولت مشترکہ کی کانفرنس میں آٹھ وزراء اعظم شرکت کریں گے۔ پاکستان ہندوستان اور لنکا ان میں شامل ہیں اخبار سنڈے ٹائمز کا نامہ نگار مقیم لنکا رقمطراز ہے۔ کہ وزیر اعظم اٹیلی کے ہندوستان پاکستان اور لنکا میں ذاتی نمائندہ نے ایشیائی علاقہ وار دفاع کے سوال پر گفت وشنید کی ہے اور وہ تینوں ملکوں کے لئے ایک قابل قبول سکیم لے کر واپس جا رہے ہیں۔ (دی اسٹار)

تل ابیب ۲۸ مارچ اسرائیلی حکومت نے اپنے پانچ محکمے تل ابیب سے بیت المقدس منتقل کرنیکا فیصلہ کیا ہے اس فیصلہ کا اثر ایک ہزار سے زیادہ ملازمین پر پڑیگا

افغان گورنمنٹ کے زہریلے پراپیگنڈا سے قبائلیوں میں غم وغصہ کی لہر

"ہم اپنی قسمت پاکستان کے ساتھ وابستہ کر چکے ہیں!" (قبائلی لیڈر)

پشاور ۲۸ مارچ۔ قبائلیوں کے راہنما کرنل شاہ پسند اور ملک جہانگیر خان نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ افغانستان کی حکومت نے مملکت پاکستان کے خلاف جو زہریلا پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے اس سے آزاد علاقہ کے کونے کونے میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہم ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے معاملات میں افغان گورنمنٹ دخل دے۔ ہم اپنی قسمت پاکستان کے ساتھ وابستہ کر چکے ہیں اور پاکستان کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ قبائلی لیڈروں نے کہا بعض حلقوں نے پختونستان کا جو ڈھونگ رچا رکھا ہے ہم پوری قوت سے اس کا مقابلہ کریں گے۔

ذخیرہ اندوزوں کو عبرتناک سزا دیجائیگی

اوکاڑہ ۲۸ مارچ۔ پیرزادہ عبد الستار وزیر خوراک نے تقریر کرتے ہوئے چور بازار اور ذخیرہ کرنیوالے لوگوں کو تنبیہ کی کہ مجلس دستور ساز نے چور بازاری کے سلسلے میں جو قوانین پاس کئے ہیں حکومت انہیں عملی جامہ پہنائے گی اور ایسے لوگوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔

اناج کی سٹہ بازی ممنوع قرار دیدی گئی

حکومت مغربی پنجاب نے عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا ہے کہ گندم اور دیگر اناج کی سٹہ بازی (وعدے کے سودے اور تیزا مندی وغیرہ) ممنوع ہے۔ حکم عدولی کرنیوالوں کیخلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

کشمیر ریلیف فنڈ کیلئے ۵ ہزار روپیہ

کراچی ۲۸ مارچ۔ کپڑے کے آڑھتیوں کی انجمن نے آج ۵ ہزار روپیہ کشمیر ریلیف فنڈ کے سلسلے میں وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین کی خدمت میں پیش کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر مہاجرین نے کہا پاکستان پہلے دن سے ہی اس کوشش میں ہے کہ کشمیر کے عوام کو آزادانہ فضا میں اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنیکا موقع مل جائے

چھ ماہ میں سات لاکھ گز کپڑا تیار کیا گیا

لاہور ۲۸ مارچ۔ محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کواپریٹو بنک مغربی پنجاب اور اس سے الحاق رکھنے والے دوسرے مرکزی کواپریٹو بنکوں کا عملی سرمایہ ۴۸-۱۹۴۷ء کے عملی سرمایہ کے مقابلہ میں تقسیم پنجاب کے پہلے سال میں بڑھ گیا ہے۔ محکمہ نے جن نئی سکیموں کو جاری کیا ہے ان میں سے ایک مہاجر سوت کاتنے والوں اور پارچہ بافوں کی آبادکاری کی سکیم ہے اس کے تحت ۲۷۵ جولاہوں اور ۱۱۴ سوت کاتنے والوں کی سوسائٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ان سوسائٹیوں نے ۱۳ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والی ششماہی کے دوران میں تقریباً سات لاکھ گز کپڑا تیار کیا۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں ۲۹۱ چرخے بھی مستورات میں تقسیم کئے گئے۔

مہاجرین میں مختلف قسم کے کاروبار مثلاً شکرہ کپڑا غلہ۔ خوردنی روغنیات اور آلات کشاورزی سے متعلق سوسائٹیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ ان سوسائٹیوں میں سے اکثر مہاجر نوجوانوں پر مشتمل ہیں۔ صوبہ میں جگہ جگہ زرعی پیداوار کی فروخت کے لئے کمیشن کی دوکانیں کھولی گئی ہیں۔

کشمیر کے متعلق گفت وشنید کامیابی جاری ہے

کراچی ۲۸ مارچ۔ کشمیر کمیشن کے صدر ڈاکٹر نورالو نے پاکستان کے نمائندوں سے ملاقات کرنے کے بعد کہا۔ گفت وشنید میں توقع کے مطابق کامیابی ہوئی ہے گو ابھی کچھ مشکلات پر قابو پانا باقی ہے۔ تاہم دونوں حکومتیں تعاون کے جس جذبہ سے کام کر رہی ہیں اس کی وجہ سے میں مستقبل کے متعلق بہت پر امید ہوں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جریدہ نگاروں کی پارٹی

باٹاپور کی کارگاہوں میں

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۲۶ مارچ۔ کل تیسرے پہر پاکستان
ین ساز اسمبلی کے رکن اور باٹا شو کمپنی باٹا پور
کستان کے ڈائرکٹر چودھری نذیر احمد خان کی معیت
س لاہور کے اخبار نویسوں کو باٹا پور کی کارگاہوں
ر دیکھنے کا موقعہ ملا۔ سرحد سے بالکل قریب ہونے
کے باوجود دوسرے تجارتی اور کاروباری اداروں
کے مزدوروں کے برعکس یہاں کے کاریگروں
کے چہروں پر مقابلۃً سکون اور طمانیت کے
ثار تھے۔ ربڑ سیکشن کے انچارج مسٹر صلاح الدین
نے مجھے بتایا۔ ربڑ ورکشاپ کی آج کے سارے
ان کی محنت دس ہزار پانچ سو پندرہ جوڑے ہیں
ور ان کی آج کی یہ محنت گزشتہ پندرہ واڑے
ں ریکارڈ ہے۔

اس کے بعد کپڑے کی سلائی۔ کٹائی۔ ربڑ کی
ھلائی۔ اور پھر بوٹ کی اصل شکل میں تیاری
ے کے سارے مرحلے دیکھے۔ میں نے ایک
ن کار سے پوچھا تم اس شور و غوغا سے تنگ
ہ نہیں آجاتے۔ تو وہ کہنے لگا۔

ہن ساڈا تاں چار دی کُرڈی دی
تاں بچ مرگیا اے۔

ن سولہ سو سے زائد مزدوروں میں قریباً پانچ سو
کے قریب لکھائی کا کام کرتے ہیں۔ سارے
فتر میں کوئی چپڑاسی نہ تھا۔ سارا کام ایک کلرک
ر کے دوسرے متعلقہ کلرک کو دے آتا تھا
ن کارگاہوں میں کام کرنے والے ہر قسم کے
زدور کو اس کی محنت کا ثمرہ ہر ہفتے ملتا ہے۔
ور ہر ہفتے میں کام کرنے کے دن پانچ
تے ہیں۔ تمام مزدوروں کی محنت کی اوسط اگر
کالی جائے۔ تو الاؤنس کے ہمراہ ۲۲۰۶۸ روپے
ی ہفتہ محنت ملتی ہے۔

مزدوروں کی ہفتہ وار کی کارگزاری کا ریکارڈ
یکھنے سے معلوم ہوا کہ ۱۹۴۷ء میں ربڑ کے
کارخانے کے مزدور کی ایک ہفتہ کی زیادہ سے
زیادہ کارگزاری اسی جوڑے ۱۹۴۷ء میں ۱۲۰
جوڑے اور ۱۹۴۸ء میں ۸۲ جوڑے تھی۔ ہندوستان
پاکستان کے صوبوں کے بوٹ پسند عوام کے
عداد و شمار پر نظر دوڑائی۔ تو معلوم ہوا کہ پنجاب
۔۔۔ سے زیادہ بوٹ کا شوق ہے۔ اور صوبے
۔۔۔ ۲۹ فیصدی عوام بوٹ پہنتے ہیں۔

محنت اور کھپت

کمپنی کے چیکوسلواکی ڈپٹی جنرل منیجر مسٹر
دی مالک نے بتایا کہ اس کمپنی نے ۱۹۴۳ء

میں ۱۵ لاکھ ۸۷ ہزار ستر جوڑے ۱۹۴۵ء
میں ۳۸ لاکھ ۷ ہزار ۲ سو چھبیس جوڑے۔ اور ۱۹۴۸ء
میں ۲۰ لاکھ ۹ ہزار ۸۰۰ جوڑے بوٹوں کے
تیار کئے۔ اور مقابلۃً ۱۹۴۳ء میں ۲۰ لاکھ
۴۵ ہزار ۲ سو اکتالیس اور ۱۹۴۵ء میں ۴۴ لاکھ
۱۸ ہزار چھ سو اڑتالیس اور ۱۹۴۸ء میں ۲۱ لاکھ
چھ ہزار چھ ہزار آٹھ سو جوڑے بوٹوں کے
فروخت ہوئے۔

اس وقت باٹا کے بوٹوں کی سارے مغربی
پاکستان میں ۱۲۰۔ مغربی پنجاب میں ۷۴ اور
لاہور میں ۲۸ دکانیں ہیں۔ اور ابھی مزید ایسے
اداروں کا اجرا زیر غور ہے۔

اپنی حفاظت آپ

باٹا پور میں کارگاہوں ۲۷ افسروں اور دیگر
کاروبار سے متعلقہ اشیاء کی حفاظت کے
انتظام کے لئے ایک پوری رضاکار کمپنی موجود
ہے۔ ہر وقت باہر پولیس کا پہرہ رہتا ہے
جو ہر آنے جانے والے چہرے کو تاڑتی ہے۔
مبادا کوئی میلی آنکھ پاکستان کے اس سب سے
بڑے تجارتی ادارے کو نظر لگا دے۔

کمپنی ابھی تک ہندوستان میں بیمہ شدہ
ہے۔ اس کے کاروبار میں زیادہ ہاتھ
ہندوستان ہی کا ہے۔ اور پاکستان
کا مال ہندوستان کو بھیجنے کے
برعکس بعض دفعہ ہندوستان کا مال
منگوایا جاتا ہے۔

کارگاہوں سے نکلے تو مزدوروں کے رہنے سہنے
کا شوق ہمیں کالونی کے اس حصہ میں لے آیا۔
جہاں پاکستان کے قیام کی یادگار میں
لگا ہوا ایک آم کا درخت کھڑا لہلہا
رہا تھا۔ ہماری نوزائیدہ مملکت کی
طرح اس کی نرم و نازک ٹہنیوں اور
نرل نرل پتوں کو دیکھ کر دل سے
بے ساختہ استحکام پاکستان کے لئے
دعا نکلی

اس کے بعد ہم ہسپتال میں گئے۔ اس میں ۱۸ مریضوں کے
لئے بستر موجود ہیں۔ اس میں ہر وقت دو ڈاکٹر ایک
سٹاف نرس اور متعدد کمپاؤنڈر ڈیوٹی پر رہتے
ہیں۔ ہسپتال سے ذرا جنوب کو جائیے تو مزدوروں
کے کوارٹرز کے پیچھے ایک پرائمری سکول ہے
جس میں چار استانیاں ہیں۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم
مفت ہے۔ اور پھر اسکے پیچھے کھیلنے کے کودنے

کے میدان

مزدور کی کائنات

ازراہ توسیع معلومات چند اخبار نویس دو مزدوروں
کے ایک کوارٹر میں گھس گئے۔ ایک کمرے میں دو
چارپائیاں چھت کے قریب طاقچے میں ایک کلام پاک
کا نسخہ۔ ایک لکڑی کا صندوق۔ چار برتن اور دیواروں
پہ قائداعظم کے پانچ فوٹو۔

یہ تھی پاکستان کے دو سچے معماروں کی کل کائنات
انہی کوارٹروں میں سے دو کوارٹر بطور مسجد استعمال
کئے جاتے ہیں۔ شیخ فیض قادر کی زبانی معلوم ہوا کہ
کمپنی کے جنرل منیجر مسٹر ڈوبیرول کے زیر غور یہاں
دماغی تفریح کے لئے سینما کی تعمیر بھی ہے۔ پھر میرے
یہ سوال کرنے پہ کہ علیحدہ میناروں والی مسجد کے
حق میں رائیں زیادہ ہیں یا سینما کے حق میں۔ تو پیرزادہ
طاہر احمد نے کہا سینما کے حق میں۔

کمپنی کے مزدوروں کو راشن قیمت خرید ہی کے نرخ پہ
مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ گرین شاپ
کھلی ہوئی ہے۔

ایک مزدور نے میرے بعض سوالات کے جواب
میں بتایا۔ کہ ہمیں سال میں دس چھٹیاں با تنخواہ مل جاتی
ہیں۔ پانچ عام تعطیلات اس کے علاوہ ہیں۔ بیماری
کی چھٹی پندرہ روز کی با تنخواہ ملتی ہے اور اتفاقیہ حد
دس دن کی نصف تنخواہ ہے

دو ماہناموں کا اجرا

کمپنی کا احاطہ نہایت صاف ستھرا اور ہر چیز قرینے
سے سجی ہوئی تھی۔ کمپنی کی طرف سے "باٹا سیلز مین"
نامی ایک انگریزی ماہنامہ نکلتا ہے۔ جس کے ایڈیٹر
مسٹر بشیر احمد ہیں۔ اس کے علاوہ عام مزدوروں کی
معلومات کی توسیع کے لئے "باٹا پور نیوز" کے نام سے
ایک نیا اردو ماہنامہ جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ابھی
تین شمارے ہی منظر عام پہ آئے ہیں۔

واپسی سے پہلے کمپنی کے ڈائرکٹر چودھری نذیر احمد
خان نے بتایا کہ تقسیم کے اثرات کلیۃً زائل کر دیئے
جا چکے ہیں اور کمپنی روبہ ترقی ہے اور ہم سب کی متحدہ
کوشش یہی ہے کہ جتنی جلد ہو سکے اسے ایک خالص
پاکستانی ادارہ بنایا جا سکے۔

مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے
جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر
کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا اور خدا تعالے
نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے
اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے جس کی سماعت
عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا
فرمائیں کہ خدا تعالے ہماری جماعت کو پہلے سے
زیادہ شاندار کامیابی عطا فرمائے اور اپیل
کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ آمین

(دکمل البشیر)

ایک اور تحریک

ہمارے نئے مرکز میں پہلی مرتبہ ہمارا جلسہ سالانہ
ہو رہا ہے۔ جلسہ کے موقعہ پہ ہزاروں دوست باہر
سے آئیں گے۔ ان کے کھانے کا انتظام اسی
بے آب و گیاہ زمین پہ کرنا ہوگا۔ ہمارا تمام ہی سامان
قادیان ہے۔ یہاں پہ برتن اور ضروری چیزیں نئے
سرے سے خرید کرنا پڑ رہی ہیں اور اس وجہ سے
اخراجات کئی گناہ زیادہ ہو رہے ہیں۔

کھانا تیار کرنے کے سلسلہ میں جہاں اور ظروف
کی ضرورت ہوگی وہاں پچاس دیگوں کی
اشد ضرورت ہے اور تمام کی تمام نئی خرید کرنی مشکل ہے
ایسے احباب جن کے گھروں میں دیگیں ہوں اور وہ
بسہولت جلسہ کے ایام میں اپنی دیگیں ربوہ میں
پہنچا سکیں تو جلسہ کے منتظمین کو انتظام میں آسانی
ہو جائے گی اور اخراجات بھی کم ہو جائیں گے۔
ایسے احباب فوراً افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ
تحصیل چنیوٹ سے خط و کتابت فرمائیں۔ اور اگر
کوئی دوست اپنے ہاں پڑی ہوئی دیگیں مستقل طور پہ
لنگر خانہ کو دیدیں تو اور بھی ثواب کا موجب ہوگا۔

نظارت بیت المال ربوہ

ہندوستان کا معاہدہ پر دستخط کرنے سے انکار

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ ایک اطلاع کے مطابق ہندوستان
نے اس وقت تک کشمیر میں عارضی صلح کے معاہدہ پہ
دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ آزاد
کشمیر کے نظم و نسق اور آزاد فوجوں کے بارے میں
ہندوستان کے مطالبات تسلیم نہیں کر لئے جاتے۔
یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ جب تک اس معاہدے کے
بارے میں موجودہ تعطل ختم نہیں ہو جاتا ایڈمرل نمٹز
اپنا عہدہ نہیں سنبھالیں گے۔

میر لائق علی کیلئے دن میں جوار کی صرف ایک چپاتی

کراچی ۲۷ مارچ۔ کراچی میں آمدہ نہایت مصدقہ
اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ میر لائق علی سابق
وزیراعظم حیدرآباد اور ان کی کابینہ کے چھ دوسرے
ارکان اپنے گھروں میں نظر بند ہیں۔ اب نہایت
ہولناک مصائب و آلام سے دوچار ہیں۔ تمام
ذاتی املاک پہ ہندوستان کی فوجی حکومت کے قبضے
کے بعد ان کی مالی حالت سخت ابتر ہو چکی ہے۔ ان کے
لئے کافی گذارہ الاؤنس بھی منظور نہیں ہوا۔ چنانچہ
میر لائق علی جو ریاست میں ہندوستان کی پولیس کاروائی
سے قبل برعظیم ہندو پاکستان کی متمول ترین شخصیتوں میں سے
تھے۔ اب ہر روز جوار کی صرف ایک چپاتی پہ قناعت کے
لئے مجبور ہو چکے ہیں۔ چونکہ باہر سے کسی شخص کو ان سے
ملاقات کرنے کی اجازت بھی نہیں۔ لہذا ان کے احباب
بھی ان کی کوئی امداد نہیں کر سکتے۔

روزنامہ الفضل
۲۹ مارچ ۱۹۴۹ء

قرآن کریم کے مطابق حکومت

تقسیم سے پہلے مسلم لیگ کے زعماء اپنی تقریروں میں ضرور یہ کہا کرتے تھے۔ کہ پاکستان میں قرآن کریم کے مطابق حکومت بنائی جائے گی۔ اور پاکستان کا مطلب لا اله الا الله ہی بتایا جاتا تھا۔ لیکن اسکے باوجود بعض مسلمان تو یہ کہہ کر کہ یہ محض ایک سٹنٹ ہے کھلم کھلا مخالفت کرتے رہے۔ اور کہتے رہے کہ یہ سب کچھ محض دکھاوے کے لئے ہے معترضین کی نیتیں کیا تھیں۔ ہم اس مختصر نوٹ میں اس سوال کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ ایک دوسرا گروہ کھلم کھلا مخالفت نہیں کرتا تھا۔ لیکن اس نے بھی مسلم لیگ سے اپنے آپ کو الگ رکھا۔ اور اسکو ووٹ نہ دیئے۔ اس گروہ کا بھی یہی خیال تھا۔ کہ چونکہ زعمائے لیگ خود اسلامی شریعت کے پابند نہیں۔ اس لئے ان کے یہ دعاوی کہ پاکستان میں اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت بنائی جائے گی کوئی اصلیت نہیں رکھتے۔

تقسیم ہوگئی تو یہ آخر الذکر گروہ پینترا بدل کر میدان میں نکل آیا۔ اور کہنے لگا کہ پاکستان کی اکثریت کا مطالبہ ہے۔ کہ یہاں اسلامی قانون کے مطابق حکومت کا دستور بنایا جائے۔ اور دستور میں یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ یہاں جو حکومت بنے گی وہ اسلامی شریعت کے مطابق بنائی جائے گی۔ یہ ایسا مطالبہ تھا کہ کوئی نام کا مسلمان بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرات نہیں کرسکتا تھا۔ اس لئے جو لوگ ذاتی طور پر مسلم لیگ یا اسکے زعماء کے خلاف تھے۔ انہوں نے بھی اس کی پُرزور تائید شروع کردی۔ اب جو لوگ برسر اقتدار آ گئے تھے وہ بھی مسلمان ہی کہلاتے تھے۔ اور چونکہ وہ تقسیم سے پہلے یہی کہتے تھے۔ کہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم کی جائے گی۔ وہ اس مطالبہ کو ٹھکرا نہیں سکتے تھے آخر اس کا نتیجہ اس قرارداد مقاصد کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جو پچھلے دنوں دستور ساز اسمبلی میں پاس ہو چکی ہے۔

یہ درست ہے کہ جس ملک میں مسلمانوں کی اکثر اکثریت رہتی ہو۔ وہاں قرآن کریم کی حکومت ہی ہونی چاہیئے۔ لیکن قرآن کریم کی حکومت برپا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سوسائٹی پکے مسلمانوں کی ہو۔ کم سے کم اکثریت ایسے لوگوں کی ہونا ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ ایک سہ روزہ معاصر میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔ "اسلامی ریاست میں ذمیوں کا مقام"۔ اس میں صاحب مقالہ فرماتے ہیں:۔

"محض مسلمان گھرانے میں پیدا ہو جانا اور مسلمان کا سا نام رکھ لینا اسلامی ریاست کے نظم ونسق کی ذمہ داری اٹھا لینے کے اہل ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اسلام کے ان اساسی اصولوں اور بنیادی حقیقتوں پر ایمان لائے جن کا ذکر اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول نے اپنی احادیث میں کیا ہے۔"

اب ظاہر ہے کہ جو لوگ یہ صفات رکھتے ہوں۔ تاکہ وہ اسلامی ریاست کے نظم ونسق کی ذمہ داری اٹھا لینے کے اہل بنیں برسراقتدار اسی وقت آسکتے ہیں۔ کہ عوام کی اکثریت ایسے لوگوں کی مؤید ہو۔ اور اکثریت ایسے لوگوں کی مؤید اسی وقت ہوسکتی ہے۔ جب وہ خود بھی نام کی مسلمان نہ ہو۔ بلکہ اسلام کے اساسی اصولوں اور بنیادی حقیقتوں پر ایمان لاتی ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایمان صرف زبانی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اعمال سے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہوسکتا کہ اکثریت تو ایسی ہو جو محض نام کی مسلمان ہو۔ اور محض اس لئے مسلمان کہلاتی ہو کہ مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئی ہو۔ تو ایسے لوگ برسر اقتدار آ جائیں۔ جو حقیقی معنوں میں مسلمان ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان میں ایسی اکثریت موجود ہے بلکہ کیا پاکستان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کو برسر اقتدار لایا جائے۔ جو ریاست کا تمام کاروبار سنبھال سکیں؟ ان ہر دو سوالوں کا جواب یقیناً نفی میں دیا جائے گا۔

اسلامی حکومت کا نمونہ خلفائے راشدین کی حکومت میں ملتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلا سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا ہم میں کوئی ایسا فرد ہے۔ جو خلفائے راشدین کے نمونہ کی حکومت قائم کر سکے۔ اس کا جواب بھی یقیناً نفی ہی میں دیا جائے گا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ جو ہو سکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ قرارداد مقاصد کی روشنی میں جو حکومت کا دستور وضع کیا جائے۔ اس کی بنیاد قرآن کریم اور احادیث کے وسیع ترین اصولوں پر رکھی جائے۔ اور جب تک حقیقی صالح اکثریت رونما نہ ہو کسی ایک فرقے کو یہ موقعہ نہیں دینا چاہیئے کہ وہ قرآن واحادیث کی اپنی اختلافی توجیہات کو حکومت کے زور سے دوسروں پر ٹھونس سکے۔ خواہ اس فرقہ کی کتنی بڑی اکثریت ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس بات کو راہ دی گئی۔ تو پاکستان کی حالت ازمنہ وسطیٰ کے یورپ کی طرح ہو جائے گی جب عیسائیوں کا ہر فرقہ صرف اپنے آپ کو ناجی خیال کرکے اپنے خیالات دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش کرتا تھا۔ مثال کے طور پر ہم اسی مقالہ میں سے جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔ مقالہ نگار ذمیوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کی بھی اجازت ہوگی۔ مگر کوئی مسلمان اسلامی ریاست کے حدود کے اندر رہتے ہوئے مذہب تبدیل نہیں کرسکے گا ضمیر اور رائے کی آزادی ہوگی۔"

اس عبارت کو غور سے پڑھیئے مقالہ نگار ذمیوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دیتا ہے اگرچہ بعض لوگ یہ اجازت نہیں بھی دیتے۔ لیکن خود مقالہ نگار بھی مسلمان کو تبدیل مذہب کی اجازت نہیں دیتا۔ گویا تبلیغ کا حق جس ہاتھ سے دیا تھا اسی ہاتھ سے واپس لے لیتا ہے اور پھر کتنا عجیب ہے کہ ضمیر اور رائے کی آزادی بھی دے دیتا ہے۔ ہم جو بات یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس گورکھ دھندے کی تائید میں ایک حرف بھی موجود نہیں ہے۔ یہ مقالہ نگار کی ذاتی رائے ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ اکثریت کی ترجمانی کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب قرآن کریم میں اس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔ تو اس کی ترجمانی کیا معنے رکھتی ہے۔ جب اسلامی حکومت سے مراد قرآن کریم کی حکومت ہے۔ تو یقیناً اس سے مراد قرآن کریم کی حکومت ہی ہوگی۔ نہ کہ کسی اکثریت کی رائے خواہ اکثریت کتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ قرآن کریم میں صاف موجود ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ لیکن یہ مقالہ نگار اسکے وہ معنے نہیں لیتا۔ جو ان الفاظ سے سیدھے سادے طور پر نکلتے ہیں۔ اس کی ذہنیت بعض ایسے حالات سے متاثر ہے۔ جو صحیح اسلامی حکومت کے ماحول میں پیدا نہیں ہوئے۔ اس لئے وہ اس آیہ کریمہ کے وہی معنے لے گا۔ جو اسکی خاص ذہنیت کی تسلی کرتے ہوں۔

چونکہ موجودہ پاکستان میں ایسا ماحول موجود نہیں ہے۔ کہ کوئی ایسا شخص صدر حکومت بن سکے۔ جس میں خلفائے راشدین کی صفات ہوں۔ یا ایسے ہی لوگ برسر اقتدار آسکیں۔ جو حقیقی معنے میں صالحین کہلا سکیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ کسی خاص فرقہ کو خواہ وہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں حکومت کے بنیادی اصولوں میں اپنی خاص توجیہات ٹھونسنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور صرف قرآن کریم کے وسیع ترین اصولوں پر دستور کی بنیاد رکھی جائے۔

ختم نبوت کے سائنسی دلائل

بعض دانشوروں نے نظریہ ختم نبوت کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ان کا استدلال اس قسم کا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چونکہ معلوم تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ انسان کی ذہنی ارتقا مکمل ہو جائے گا۔ اس لئے اب کسی ایسے انسان کی آمد کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے لوگوں کو دعوت دے۔ چنانچہ اقبال مرحوم نے اپنی کتاب "چھ لیکچرز" والے کے پانچویں لیکچر میں ختم نبوت کی اسی قسم کی بائیولوجیکل دلیل دینے کی کوشش فرمائی ہے۔

ایسے لوگ جو بنیادی غلطی کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ فرض کر لیتے ہیں کہ قرآن کریم میں ختم نبوت کا اسی طرح دعویٰ ہے۔ جس طرح کہ ان کا اپنا خیال ہے۔ کوئی عقلی دلیل تو اسی وقت فائدہ مند ہوگی۔ جب یہ ثابت ہو کہ قرآن کریم بھی ختم نبوت کا وہی نظریہ پیش کرتا ہے۔ جو اس کا اپنا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو ختم نبوت کے لئے بائیولوجیکل دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس وقت تک وقت ضائع کرتے ہیں۔ جب تک وہ پہلے قرآن مجید سے ثابت نہ کر دکھائیں کہ ختم نبوت کے معنے ایسی نبوت ہے۔ جس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی قیامت تک آ نہیں سکتا۔ جب قرآن کریم سے یہ دعوےٰ ثابت ہو جائے تو عقلی دلائل اس دعوے کے ثبوت میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن جب قرآن مجید سے دعوےٰ ہی ثابت نہ ہو۔ تو عقلی دلائل کتنے ہی محکم ہوں کچھ معنے نہیں رکھتے۔

فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی

کے زیر اہتمام ڈاکٹر مظفر الدین صاحب قریشی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز "سائنس کا مستقبل پاکستان میں" کے موضوع پر دوائی۔ ایم۔ سی اے ہال میں بروز ہفتہ بتاریخ ۲ر اپریل بوقت ساڑھے پانچ بجے شام تقریر فرمائیں گے سائنس میں دلچسپی رکھنے والے انگریزی دان احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔
(سیکرٹری)

اعلان مستری بدرالدین صاحب قادیان والے ازراہ کرم اس اعلان کو دیکھتے ہی فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج میں تشریف لے آئیں

گناہوں سے بچنے کا علاج

"حقیقی توبہ"

گناہوں سے بچنے کے لئے حقیقی توبہ نہایت ضروری ہے۔ اور حقیقی توبہ کے لئے سات باتیں ضروری ہیں کہ جن کے بغیر توبہ مکمل نہیں ہو سکتی یہ سات باتیں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اپنے الفاظ میں پیش کی جاتی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

(۱) یہ کہ انسان اپنے گذشتہ گناہوں پر ندامت کا احساس پیدا کرے اور وہ اس طرح کہ پچھلے گناہوں کو یاد کر کے اور ان کو اپنے سامنے لا کر ان پر اس قدر نادم ہو کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جائے

(۲) دوسرا قدم توبہ کے لئے یہ ہو گا کہ پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہوں۔ ان میں سے جن کو ادا کیا جا سکے ان کو ادا کیا جائے۔ ہاں جو ادا نہیں کر سکتا۔ اس کی مجبوری ہے۔ مثلاً اگر نماز نہیں پڑھتا رہا تو اس کو ادا نہیں کر سکتا نہ اس کے ادا کرنے کا شریعت میں حکم ہے اور نہ یہ ادا ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر ایسے وقت میں توبہ کا ارادہ کیا جائے کہ کسی نماز کا وقت ہو تو ادا کرے۔ یا صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج نہیں کیا تھا تو اب حج کرے۔ یا اگر زکوٰۃ نہیں دی تھی۔ تو ساری عمر کو جانے دے اس سال کی دے دے۔ تو پہلے انسان اپنے گذشتہ گناہوں پر ندامت پیدا کرے اور دوسرے پچھلے فرائض جو ادا کر سکتا ہو۔ انہیں ادا کرے۔

(۳) یہ کہ پچھلے گناہوں کا ازالہ کر دے۔ ازالہ سے میری مراد یہ نہیں کہ اگر اس نے کسی کو قتل کیا ہے تو زندہ کر دے یا زنا کیا ہے تو لوٹا دے بلکہ یہ ہے کہ جن گناہوں کا ازالہ ہو سکے ان کا ازالہ کر دے۔ مثلاً اگر کسی کی بھینس چرا کر اپنے گھر میں باندھی ہوئی ہے تو اسے واپس کرے۔ اور اپنے پاس نہ رکھے

(۴) شرط یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی دکھ پہنچایا ہو اس کے دکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے عفو طلب کرے یہ ایک باریک مسئلہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کے گناہ کے لئے یہ شرط رکھی ہوئی ہے کہ بندوں سے ہی معافی لی جائے اور اگر بندے معاف کر دیں تو پھر ان کا مواخذہ خدا تعالیٰ نہیں کرتا جن لوگوں کو کوئی دکھ پہنچایا ہو اور ان کی رضا حاصل کرنا ممکن ہو۔ ان سے حاصل کی جائے۔ ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ خدا تعالیٰ بڑا ستار ہے۔ وہ انسان کی بڑی بڑی برائیوں پر پردہ ڈالے رکھتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اپنی ستاری آپ بھی کرے اور وہ گناہ جن کو خدا نے چھپا رکھا ہو۔ ان کو خود نہ ظاہر کرتا پھرے۔ مثلاً کسی کی چوری کی ہو۔ تو اس کے لئے یہ نہیں چاہیئے کہ خود جا کر بتلائے

کہ میں نے تمہاری چوری کی تھی ایسا کرنا بجائے خود گناہ ہے۔ اس طریق سے ازالہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ایسی باتیں اگر کسی کو تھپڑ مارا ہو تو اس کا ازالہ کرے اور معافی مانگے اور جن گناہوں کو خدا نے چھپایا ہو۔ ان کو خود ظاہر نہ کرے۔

(۵) یہ کہ جن لوگوں کو نقصان پہنچایا ہو۔ ان سے مقدور بھر احسان کرے اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو دعا ہی کرے۔ اولیائے کرام نے بھی یہ طریق لکھا ہے کہ اگر کسی کا مال ناجائز طور پر کھا لیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ الٰہی مجھے تو اس کا مال دینے کی طاقت نہیں تو اپنے پاس سے ہی اسے دیدیجئے

(۶) یہ کہ وہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے اور پختہ ارادہ کرے کہ اب کوئی گناہ نہ کروں گا۔ اسکے بعد اگر مجبور ہو کر گناہ کرتا ہے تو اور بات ہے۔ مگر توبہ کرتے وقت اس کا اقرار ضرور کرے۔ اس سے میری مراد یہ نہیں کہ رات کو گناہ کر کے صبح کو اقرار کر لیا جایا کرے کہ آئندہ نہیں کروں گا۔ بلکہ یہ ہے کہ انسان جس وقت یہ اقرار کرے۔ اسوقت اس کی نیت خالص ہونی چاہیئے اور اسے اپنی طرف سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

(۷) امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی رغبت دلانا شروع کر دے اور اپنے دل ۴

۴ میں نیک باتیں ڈالنے کی کوشش کرے، نیز نفس کو نیکی کے کام کرنے کے لئے تیار کرے۔

عرفان الٰہی صفحہ ۳۵ تا ۴۲

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ اصول کے مطابق عمل پیرا ہونے اور ان کو مدنظر رکھ کر حقیقی توبہ کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

(خاکسار عبد الحق شاگرد وقف زندگی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلا اس لئے آتے ہیں کہ تا تمہیں اپنی قدر و منزلت معلوم ہو

ابتلاء کا زمانہ اسلئے آتا ہے کہ تا تمہیں اپنی قدر و منزلت اور قابلیت کا پتہ مل جائے۔ اور یہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر راستبازوں کی طرح ایمان لاتا ہے۔ اس لئے کہ کبھی اس کو وہم اور شکوک آکر پریشان دل کرتے ہیں۔ کبھی کبھی خدا تعالیٰ ہی کی ذات پر اعتراض اور وہم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ صادق مومن کو اس مقام پر ڈرنا اور گھبرانا نہ چاہیئے۔ بلکہ آگے ہی قدم رکھے۔ کسی نے کہا ہے۔ ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

شیطان پلید کا کام ہے کہ وہ راضی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے منکر نہ کرا لے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے رُوگردان نہ کرلے۔ وہ وساوس پر وساوس ڈالتا رہتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسان انہیں وسوسوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب کر لیں۔ پھر دیکھا جائے گا۔ باوجود اس کے کہ انسان کو اسبات کا علم نہیں کہ ایک سانس کے بعد دوسرا سانس آئے گا بھی یا نہیں لیکن شیطان ایسا دلیر کرتا ہے کہ وہ بڑی بڑی جھوٹی امیدیں دنیا اور سبز باغ دکھاتا ہے۔ شیطان کا یہ پہلا سبق ہوتا ہے۔ مگر متقی بہادر ہوتا ہے۔ اس کو ایک جرأت دی جاتی ہے کہ وہ ہر وسوسہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اسلئے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا یعنی اس درجہ میں وہ ہارتے اور تھکتے نہیں اور ابتداء میں اُنس اور ذوق اور شوق کا نہ ہونا ان کو بیدل نہیں کرتا۔ وہ اسی بے ذوقی اور بے لطفی میں بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب وساوس اور اوہام دور ہو جاتے ہیں۔ شیطان کو شکست ملتی ہے اور مومن کامیاب ہو جاتا ہے۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۵)

کوئی دوست قادیان کی جائیداد فروخت نہ کریں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ کسی احمدی دوست کو اپنی قادیان کی جائیداد (مکان۔ دوکان اراضی وغیرہ) کسی غیر مسلم کے پاس فروخت یا مستقل تبادلہ وغیرہ کی صورت میں منتقل نہیں کرنی چاہیئے۔ اور مقامی جماعتوں کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ اسبات کی نگرانی رکھیں کہ کوئی دوست اس قسم کی حرکت نہ کریں اور اگر ایسی کوئی بات ان کے نوٹس میں آئے۔ تو فوراً نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں تا کہ ایسی حرکت کرنے والے احمدی کے متعلق جماعتی انتظام کے ماتحت ضروری کارروائی کی جا سکے۔

موجودہ حالات کے ماتحت قادیان کی جائیداد کسی غیر مسلم کے پاس فروخت کرنا۔ یا کسی اور طریق پر اسے مستقل طور پر منتقل کرنا نہ صرف مرکز سلسلہ کے تقدس کے خلاف ہے۔ بلکہ اس میں ان خدائی وعدوں کی بھی بے حرمتی ہے۔ جو قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہو چکے ہیں۔

(دستخط مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)
۲۶/۳/۴۹

"وقف اولاد"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر کہ احباب جماعت اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف کریں۔ تقریباً .. ۴ سو دوستوں نے اپنے لڑکے (ایک، دو یا سب کے سب) وقف کئے ہوئے ہیں۔ ان کے اور ان کے بچوں کے نام دفتر ہذا کے رجسٹر وقف اولاد میں درج ہیں۔ وقف شدہ لڑکوں میں سے اسوقت جو لڑکے میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ یا انگریزی مڈل کا امتحان دے چکے ہیں (خود یا ان کے لواحقین) دفتر ہذا کو اپنے موجودہ پتوں سے جلد از جلد مطلع فرما دیں۔ کیونکہ اسوقت بہت ہی کم طلباء کے متعلق دفتر کے ریکارڈ سے علم ہو سکتا ہے۔ اطلاعات موصول ہونے پر جملہ طلباء کو وقف کے بارہ میں حضور کے ارشادات پہنچائے جائیں گے اور ان کی آئندہ زندگی کے متعلق تحریک جدید کے اصولوں کے مطابق پروگرام طے کیا جا سکیگا (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلا آرہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ خاکسار کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

(خاکسار خورشید احمد مجاہد)

مشرقی افریقہ کے طول و عرض میں پیغامِ حق کی اشاعت!

۴۸ افراد کا قبولِ احمدیت!

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ بابت ماہ جنوری ۱۹۴۹ء

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

بلجین کونگو کا تبلیغی دورہ "پیغام احمدیت" کا سواحیلی ترجمہ۔ اشاعت لٹریچر کے سلسلے میں پریس کا قیام قرآن مجید کے سواحیلی ترجمے کے لئے ایک لاکھ شلنگ کا فنڈ خالص اسلامی موضوعات۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور کمیونزم کے خلاف متعدد تقاریر۔ احمدیت کی روز افزوں ترقی کے ایمان افروز حالات۔ مخالفت کے باوجود نومبائع حضرات کی استقامت اور جوشِ تبلیغ

بلجیئن کونگو میں تبلیغ

ماہ دسمبر ۱۹۴۸ء میں چودھری مختار احمد صاحب ایاز سیکرٹری جماعت احمدیہ ٹانگانیکا نے اپنی تعطیلات دینی اغراض کے لئے وقف کی تھیں۔ اس پر انہیں بلجیئن کونگو کے علاقہ میں دو ہفتہ کے لئے بھیجا گیا جنوری کے پہلے ہفتہ میں ایاز صاحب وہاں سے واپس آ گئے۔ وہاں پر انہوں نے سواحیلی زبان کا لٹریچر افریقن میں۔ گجراتی زبان کا لٹریچر اسمعیلیوں اور اثنا عشریوں میں اور انگریزی کا لٹریچر اعلیٰ حکام میں تقسیم کیا۔ Usumbura کے گورنر سے بھی آپ نے جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کے نمائندہ کی حیثیت سے ملاقات کی۔ جس میں جماعت کے حالات۔ پاکستان اور حکومت پاکستان کی جد وجہد پر زیادہ گفتگو ہوئی۔ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر گورنر موصوف کو خوشخبری دی گئی۔ نیز کونگو کے گورنر جنرل کی خدمت میں۔ Usum-bura کے گورنر کی معرفت انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی ایک کاپی بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ وہاں کی بعض افریقن مجالس اور افریقن معززین اور Ruanda کے لوگوں کو بھی تبلیغ اسلام و احمدیت کی گئی۔ کشتی نوح بزبان سواحیلی کئی ایک معززین کو تحفۃً دی گئی۔ انڈین مسلمانوں کی ایک مجلس میں بھی آپ نے سوال و جواب کے رنگ میں اسلام و احمدیت کی ضرورت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر دو گھنٹے کے قریب گفتگو کی۔ اس علاقہ میں چند ایک افریقن احمدی بھی بفضل خدا موجود ہیں۔ خاکسار کا اپنا ارادہ ہے کہ کسی وقت اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس علاقہ کا دورہ کروں۔

خاکسار ماہ جنوری میں ٹبورا سے باہر سفر پر رہا۔ اور سات سو میل کے قریب سفر کیا۔ بعض اہم مقامات کا دورہ کیا۔ اور کسی قدر تحریری کام بھی کیا گیا۔ مختصر ڈائری اس سارے عرصہ کی حسب ذیل ہے۔

"پیغام احمدیت" کا سواحیلی ترجمہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ مضمون "پیغام احمدیت" جو جلسہ سیالکوٹ کے لئے حضور پُر نور نے لکھا اور الفضل میں چھپا۔ اس سارے مضمون کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا گیا مکرم برادرم معلم امری عبیدی کو خاکسار نے اپنے ساتھ رکھا۔ اور انہیں اردو سے سواحیلی میں لکھواتا چلا گیا۔ یہ سارا مضمون فل سکیپ سائز کے بتیس صفحات میں ٹائپ ہو کر مکمل ہوا ہے۔ امید ہے کہ جلد اس مضمون کی سواحیلی میں طباعت کا بندوبست بھی کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز میں اس مضمون کو گجراتی زبان میں بھی ترجمہ کرا کے شائع کروں گا۔ مرکز سے ایک ہزار کی تعداد میں اردو کا پمفلٹ بھی منگوایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک درجن خطوط بھی لکھے گئے۔

تبلیغی مجالس

جنوری کے ابتدائی چند دن خاکسار ٹبورا میں رہا اس عرصہ میں معلم امری عبیدی جو در اصل گگومہ کے رہنے والے ہیں گگومہ کے سات افریقن اور ٹبورا کے چند احمدی و غیر احمدی افریقن کو دعوت طعام پر بلایا۔ اس دعوت کے موقعہ پر خاکسار نے پون گھنٹہ کے قریب "احمدیت کی حقیقت اور احمدیت کی ضرورت" پر تقریر کی Kingalvra گاؤں میں جو موروگورو سے سولہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے ایک سو افریقن کے اجتماع میں "روح کی غذا اسلام و احمدیت ہے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے سواحیلی زبان اور عام فہم پیرایہ میں اسلام و احمدیت کی تعلیم سے افریقن لوگوں کو واقف کیا۔ اور بتایا کہ عمدہ و اعلیٰ اخلاق اور سچے اخلاق اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور ہر لحاظ سے اسلام کو باقی مذاہب پر فوقیت حاصل ہے۔

سیرۃ النبی صلعم پر تقریریں!

(۳) مورخہ ۱۲ جنوری کی شب کو موروگورو کے علاقہ کے لوگوں نے جلسہ میلاد النبی کا انتظام کیا۔ بارہ سو افریقن کا اجتماع تھا علاقہ کے ڈسٹرکٹ کمشنر۔ دوسرے حکام اور انڈین بھی اس جلسہ میں موجود تھے۔ افریقن معززین نے بھی چند چند منٹ کی تقریریں کیں۔ جو زیادہ تر حکام کے شکریہ پر مشتمل تھیں۔ خاکسار نے سواحیلی زبان میں ایک گھنٹہ سے زائد اس اجتماع میں آنحضرت صلعم کی حیات بابرکات اور آپ کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے چند ایسے اعتراضات کے جواب بھی دیئے جو پادریوں کی طرف سے اس ملک میں کئے جاتے ہیں مثلاً غلامی۔ عورتوں کا درجہ اور "اسلام تلوار سے پھیلا ہے" وغیرہ اس سلسلہ میں اسلام کی اعلیٰ تعلیم کو وضاحت سے پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

(۴) مورخہ ۱۴ جنوری کی شب کو موروگورو سے بیس میل کے فاصلہ پر Madanio جگہ میں اردگرد کے آٹھ دس دیہات سے لوگ لاریوں پر اور پیدل آ کر جمع ہو گئے تھے۔ ایک ہزار سے زائد افراد کا یہ اجتماع تھا۔ خاکسار کو بھی اس جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے موروگورو سے بلایا ہوا تھا۔ برادرم معلم امری عبیدی صاحب خاکسار کے ساتھ تھے۔ اس موقعہ پر بھی خاکسار نے ایک گھنٹہ کے قریب سواحیلی میں تقریر کی۔ رسول پاک صلعم کی زندگی کے پاکیزہ حالات بیان کئے۔ اور اسلام کی خوبیوں سے افریقن کو آگاہ کرتے ہوئے انہیں تلقین کی۔ کہ وہ اس نعمت کو دوسرے افریقن تک پہنچائیں۔ اور اگر سال میں وہ ایک افریقن بھی مسلمان کریں اور سارے مسلمان افریقن اس بات کا عہد کر لیں۔ تو سارا افریقہ چند سال میں مسلمان ہو جائے۔

کمیونزم کا جواب اسلام میں

(۵) ٹانگانیکا کے علاقہ میں ٹانگا شہر دوسرے نمبر پر ہے۔ ضلع اور صوبہ کا صدر مقام بھی ہے بندرگاہ اور تجارت کے لحاظ سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ انڈین و پاکستانی بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کریم جی جیون جی فیملی نے دو عمارتیں جونیئر و سینیئر اسکولوں کے لئے حال ہی میں بنوا کر بطور عطیہ حکومت کے سپرد کی ہیں۔ پندرہ لاکھ شلنگ کے قریب اس پر خرچ ہوا ہے۔ نصف کریم جی جیون جی فیملی نے دیا ہے اور نصف حکومت نے۔ اس سکول کی تقریب افتتاح پر خاکسار بھی مدعو تھا۔ چھ سو کے قریب دوسرے یورپین۔ انڈین عرب و افریقن معززین بھی شریک تھے۔ جو اردگرد کے علاقہ سے آنے کے علاوہ ممباسہ اور دار السلام شہروں سے بھی شامل ہوئے۔ زنجبار کے حیف قاضی۔ پرنس عبداللہ نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب پر چند منٹ خاکسار کو بھی بولنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں اس گراں قدر عطیہ پر پبلک کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ "آج کل کمیونزم کا خطرہ ہر جگہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس خطرہ سے بچنے کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ امیروں اور غریبوں کی جنگ کو بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور یہ جنگ تبھی بند ہو سکتی ہے کہ جب امیر لوگ اپنے خزانوں اور اموال کو غرباء اور ان کی اولاد کی بہتری کے لئے دل کھول کر خرچ کریں۔ اس صورت میں غرباء اور مزدور طبقہ امیروں کی دولت اور اموال کو حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھیگا۔ اور نہ ہی ان کی دولت سے غریبوں کو دکھ ہوگا۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہوں گے کہ ہمارا آقا۔ یا شہر کا دولت مند بے شک دولت کماتا ہے۔ اور ہمارے پسینہ سے خزانہ کو بھر رہا ہے۔ لیکن اس خزانہ کو وہ ہمارے اور ہمارے بچوں کی بہتری کے لئے خرچ بھی کرتا ہے۔ قرآن کریم کا یہی حکم ہے۔ وفی اموالہم حق للسائل والمحروم۔ اور اس سلسلہ میں کریم جی فیملی نے مثال قائم کی ہے۔ خدا کے فضل سے اس مختصر تقریر کا گہرا اثر ہوا۔ بوہروں کے عامل صاحب نے کہا۔ ماشاء اللہ آپ کی تقریر سب پر فائق رہی" وللہ الحمد

افریقن جیلوں میں تبلیغ

ٹانگہ شہر سے چند میل کے فاصلہ پر Mpwepwe مقام میں افریقن کا بڑا جیل ہے۔ خاکسار وہاں حکیم محمد ابراہیم صاحب مقامی مبلغ کی معیت میں گیا۔ حکیم صاحب موصوف اس جگہ آتے اور لیکچر دیتے رہتے ہیں۔ ستر افریقن کے اجتماع میں وضاحت سے "احمدیت کی ضرورت" پر تقریر کرتے ہوئے حضرت احمد علیہ السلام کے دعویٰ کو پیش کیا۔ اور آپ کی صداقت کے دلائل بیان کرتے ہوئے انہیں سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی فرمانبرداری کا تقاضا اس بات میں ہے کہ احمدیت کو تسلیم کیا جائے۔

ٹانگہ شہر کے جیل میں پندرہ افریقن باشندوں میں "اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور انہیں سمجھایا کہ اسلام کن کن باتوں سے روکتا ہے اور کیوں۔ اچھے اخلاق اسلام اور خدا کے احکام ماننے سے حاصل ہوتے ہیں۔

پریس کے قیام کی تجویز

دار السلام کے قیام میں جو ایک ہفتہ کے قریب رہا۔ برادرم معلم امری عبیدی صاحب کیلئے پریس کے کام کی ٹریننگ حاصل کرنے کا بندوبست کیا۔ مقامی روزنامہ ٹانگانیکا سٹنڈرڈ کے پریس میں ایک یورپین فرم ہے۔ دو ماہ کے لئے ضروری معلومات حاصل کرنے کی غرض سے رکھوایا گیا۔ ہم نے پریس مشینری ایک عرصہ سے منگوا کر رکھی ہوئی ہے لیکن آدمی کے نہ ہونے کی وجہ سے آخر کار یہ تجویز سوچی۔ فی الحال امری عبیدی صاحب جو انگریزی اور سواحیلی خوب جانتے ہیں۔ اور ایک زیرک نوجوان ہیں۔ انہیں ٹریننگ سے فارغ ہو کر پریس کو جاری کیا جائیگا۔ مارچ میں انشاء اللہ پریس کا کام بھی شروع کیا جائیگا۔

قرآن مجید کے سواحیلی ترجمے کے لئے فنڈ

قیام ٹانگا میں قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کے لئے فنڈ جمع کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل ہوا تو ارادہ ہے کہ ایک لاکھ شلنگ جمع کیا جائے اور پھر اس فنڈ کو مستقل حیثیت دیکر اشاعت قرآن و اسلام کی ضروریات کو کسی حد تک اس فنڈ سے پورا کیا جائے کم سے کم ایک ہزار شلنگ یا پچاس پونڈ کا چندہ اس کے لئے رکھا ہے اگر ایک سو خدمت اسلام کا جذبہ رکھنے والے اور قرآن مجید کی اشاعت کے دلدادہ ایک ایک ہزار شلنگ کی رقم اس غرض کیلئے بطور چندہ دیدیں تو یہ کام جلد مکمل ہو سکتا ہے۔ میں نے حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں اس غرض کے لئے دعا کے واسطے خاص طور پر درخواست کی ہے۔ اور اس فنڈ کو جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس وقت جبکہ میں یہ رپورٹ لکھ رہا ہوں دس ہزار شلنگ جمع ہو چکے ہیں۔ قیام ٹانگہ میں ۷ ہزار شلنگ ساچک فیملی اور نورانی فیملی والوں نے دیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ آمین

دیگر جماعتی کام

قیام ٹانگہ و دارالسلام میں تین نئی وصایا بھی کرائی گئیں۔ دو ہزار شلنگ سے زائد جماعتی چندے وصول کرکے مقامی محاسب کو ادا کئے گئے۔ بعض جماعتوں کے بجٹ بھی تیار کئے۔ تین وجن معززین سے اور بعض حکام سے ملاقاتیں کیں۔ پرنسپل امیگریشن آفیسر ٹانگانیکا سے ملاقات کے نتیجہ میں آئندہ کے لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ احمدیہ مشن سٹاف کے ملازمین وغیرہ جو غیر ممالک سے آئیں۔ ان سے کوئی ضمانت نقد یا بذریعہ (Bond) نہ لی جائے۔ موروگورو کے ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کرکے ایک رہائشی مکان کے واسطے پلاٹ کا بندوبست کیا۔ اور مقامی ٹاؤن شپ اتھارٹی سے منظور کرواکر آخری منظوری کے لئے Land Office کو کاغذات بھجوائے گئے۔ ٹانگہ کے پراونشل و ڈسٹرکٹ کمشنرز۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ سے مل کر انہیں جماعت کے حالات مشرقی پنجاب میں مظالم اور قادیان کی پوزیشن سے واقف کرایا۔ نیز مقامی مبلغ کا تعارف کرایا۔

یوگنڈا میں تبلیغی مساعی

یوگنڈا میں مولوی نور الحق صاحب انور اور چودھری عنایت اللہ صاحب ہر دو بھائی مل کر فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ چودھری صاحب چند دن اس عرصہ میں بیمار بھی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تحریر فرمودہ مضمون میں کیوں مانتا ہوں۔ کا یوگنڈی میں ترجمہ شائع کیا ہوا ہے۔ اس پمفلٹ کی اشاعت خاص طور پر کی جاتی رہی۔ نومبائع احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے سلسلہ درس و تدریس بھی جاری رہا۔ دو صد افریقنوں تک دونوں بھائیوں نے مل کر اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ چند انڈین و پاکستانی مسلمانوں کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی اس عرصہ میں جنجہ ٹاؤن شپ سے باہر ستر افریقنوں کے اجتماع میں تقریر کی گئی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر خیر اور مولود شریف منانے کا صحیح طریق بتایا گیا۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور بابرکت اخلاق کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت، آپ کے کام اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بھی بتائی گئی۔ بعد ازاں سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اور ہر دو مبلغین نے رات وہیں بسر کی۔ اسی طرح ایک اور گاؤں میں ایک مسجد میں بارہ افریقنوں کو تبلیغ کی۔ ہر دو مبلغین نے تقریریں کیں۔ احمدیت کے مقاصد سے آگاہ کیا۔ سواحیلی اور یوگنڈی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ Bus سٹیشنوں اور پولیس کے آدمیوں میں بھی اشتہارات تقسیم کئے۔ کشتی نوح بزبان سواحیلی کے اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔ جنجہ کے علاوہ اردگرد کے دیہات میں تبلیغی کام باقاعدہ کیا جاتا رہا۔

کسموں میں اشاعت احمدیت

کسموں کے علاقہ میں مولوی محمد منور صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب پیغام اسلام پہنچانے میں منہمک رہے۔ سخت گرمی پڑنے کی وجہ سے اور برسات کے نہ ہونے سے علاقہ میں بیماری کا زور تھا۔ ہمارے دونوں بھائیوں نے بھی اس اثر سے حصہ لیا۔ اور جنوری کے ابتدائی دنوں میں نزلہ زکام اور ملیریا کا شکار رہے۔ اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ بفضل خدا تندرست ہیں۔ اور اپنے کام میں دیوانہ وار مصروف ہیں۔ اس عرصہ میں افریقن معلمین کی میٹنگ بلائی گئی۔ مولوی محمد منور صاحب نے انہیں زیادہ چستی سے کام کرنے کی تلقین کی۔ نیز سب نے مختصر تقاریر کیں۔ کسموں کے علاقہ میں ایک ضلع Kakamega ہے۔ یہاں کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے مخالفین کے پروپیگنڈا سے متاثر ہوکر علاقہ میں ہمیں تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ جس پر مولوی محمد منور صاحب پراونشل کمشنر سے ملے اور انہیں حالات سے آگاہ کیا۔ جس پر صاحب موصوف نے کسموں کے سب ڈسٹرکٹ کمشنر کو ہدایت کردی ہے۔ کہ انہیں Nyanza پراونس علاقہ کسموں میں تبلیغ کی اجازت ہے۔ علاقہ کی زبانوں میں دس ہزار پمفلٹ تبلیغ احمدیت و اسلام کے متعلق چھپوا کر کسموں میں روانہ کئے گئے۔ جن سے مبلغین کو تبلیغ کی وسعت میں کافی آسانی ہو رہی ہے۔ دو افریقن عیسائی مبلغوں سے بھی اس عرصہ میں ایک مجمع میں کئی گھنٹے گفتگو ہوئی۔ اور اسلام کی تبلیغ کا عمدہ موقع مل گیا۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب Asembo کے علاقہ میں احمدی افریقنوں کی تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے۔ ان میں درس القرآن اور درس الحدیث بھی دیتے رہے۔ تین سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ چار سو پچاس اشتہارات تقسیم کئے۔ عموماً عیسائی مبلغین سے بھی گفتگو ہوتی رہی۔ مسجد Asembo میں افریقن دوستوں کے ساتھ مل کر ہاتھ سے کام بھی شاہ صاحب نے کیا۔ ہر دو مبلغین نے پیدل، سائیکل اور لاری پر ۲۹۲ میل سفر کیا۔ کل ۶ افراد اسلام و احمدیت میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور مبلغین کو صحت و تندرستی کے ساتھ مزید جوش و شوق سے خدمت دین و تبلیغ حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔ برادرم بشیر حیات صاحب اسی علاقہ کے ڈسٹرکٹ Nandi میں تبلیغی فریضہ ادا کرنے میں کوشاں رہے۔ اور خدا کے فضل سے ایک افریقن تعلیم یافتہ نوجوان جو عیسائی تھے اور ایک اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر اسلام قبول کرکے احمدیت میں داخل ہوئے۔

نیروبی میں تربیتی و تبلیغی جدوجہد

مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل حسب دستور باقاعدگی کے ساتھ روزانہ بعد نماز صبح احمدیہ مسجد نیروبی میں درس "تذکرہ"۔ بعد نماز مغرب درس تفسیر کبیر اور ہر اتوار کو مردوں اور عورتوں میں الگ الگ قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ سات احمدی عورتوں کو ترجمہ قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ ان میں سے بعض اب چودھویں سپارہ کا ترجمہ پڑھ رہی ہیں۔ اسی طرح روزانہ دس بچوں کو دینی تعلیم قرآن مجید اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتے رہے۔ تعلیم و تربیت کے کام کے علاوہ شہر سے باہر افریقن محلوں میں آپ نے اس عرصہ میں دس بارہ دفعہ چکر لگایا۔ اور افریقنوں میں علاوہ زبانی تبلیغ کے سواحیلی و انگریزی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ دو دفعہ عیسائی نوجوانوں سے مل کر ان میں خاص طور پر تبلیغ اسلام کی۔ عورتوں کی ایک مجلس میں اسوۂ احمد کے موضوع پر بھی آپ نے تقریر کی۔

لنڈی میں مخالفت اور احمدیت کا بیج

ٹانگانیکا کے صوبہ لنڈی میں مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے اس ماہ باون افراد کو احمدیت کی تبلیغ کی۔ اکتیس افراد کو تبلیغی خطوط لکھے۔ تبلیغی خط ایک مضمون پر مشتمل تھے۔ جس میں احمدیت کی ضرورت۔ احمدیت کے عقائد۔ احمدیت پر بعض اہم اعتراضات کے جوابات درج ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے زیر اہتمام لنڈن میں جلسہ میلاد النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مولوی صاحب کو بھی تقریر کرنے کے لئے کہا گیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں آپ کے اعلیٰ اخلاق پر روشنی ڈالتے ہوئے فتح مکہ کا واقعہ پیش کیا۔ اور بتایا۔ کہ دنیا پھر ایک بار لا تثریب علیکم الیوم کا نظارہ دیکھے گی۔ گذشتہ ماہ جو تین افریقن احمدی ہوئے۔ ان کی وجہ سے سارے گاؤں میں شور برپا ہے۔ اس شور کے نتیجہ میں احمدیت کا چرچا زیادہ ہو رہا ہے۔ بعض لوگ مزید تحقیق کر رہے ہیں۔ نو احمدی دوست بھی اپنے دوستوں میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی مخالفت کے تیز ہونے کے باعث وہ ایک بڑے امتحان سے دوچار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

اروشہ میں تبلیغ

مولوی عبد الکریم صاحب شرما اروشہ میں مقیم ہیں۔ اردگرد کے دیہات میں تبلیغی دورہ پر آپ جاتے رہے۔ مقامی جیل میں بھی افریقنوں کو دینی تعلیم و تربیت اور مواعظ حسنہ سے مستفید کرتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے دو سو بیس افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ایک سو سے زائد مختلف قسم کے پمفلٹ تقسیم کئے۔ جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں میر ضیاء اللہ صاحب جو اروشہ میں مشن کی تجارت کا کام کرتے ہیں۔ نے تقریر کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات زندگی کو پیش کیا۔ چند ایک افریقن و عرب شرما صاحب کے پاس گھر میں بھی مزید تحقیق کے لئے آئے۔ اور انہیں اچھی طرح سے تبلیغ کی گئی۔ بعض افریقن نے جیل میں احمدیت قبول کی۔ رہائی پر شرما صاحب نے انہیں نیکی کی تلقین کی۔ اور تبلیغ کے لئے بھی توجہ دلائی۔ ایک گاؤں میں تین دفعہ آپ گئے۔ اور وہاں کے پندرہ تعلیم یافتہ افریقنز کو اسلام و احمدیت سے واقف و آگاہ کیا۔ روسی شہزادہ پادری سے تین گھنٹے اسلامی تعلیم پر گفتگو کی۔ پولش کیمپ میں یہودیوں کو دو گھنٹے تک تبلیغ کی۔

ٹبورا مشن

ٹبورا میں مولوی جلال الدین صاحب قمر جنوری کے ابتدائی دنوں میں ملیریا کا کسی قدر نشانہ بنے رہے۔ اب آپ کی حالت اچھی ہے۔ تاہم ہر اتوار اور ہفتہ کے دن مختلف جیلوں میں باقاعدگی سے جاتے رہے۔ اور افریقن۔ عرب اور انگریز قیدیوں کو اسلام و احمدیت کی تبلیغ کے علاوہ اخلاقی امور کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ روزانہ صبح و شام حدیث و قرآن کا درس احمدیہ مسجد ٹبورا میں باقاعدگی سے دیتے رہے۔ تیس میل سائیکل پر سفر کرکے چار دیہات کا دورہ کیا۔ اس کے علاوہ پاکستانی احمدی بچوں کو بعد نماز عصر اردو اور دینی تعلیم بھی دیتے رہے۔ اس عرصہ میں دو دفعہ گورنمنٹ افریقن سکول بھی مذہبی امور سکھانے کے لئے گئے۔ کسموں سے جو معلمین تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے تھے۔ انہیں بھی وقتاً فوقتاً خود بعض امور کی تلقین کرتے رہے اور ان کی تعلیم کی نگرانی بھی آپ نے کی۔ مختلف تبلیغی خطوط و دیگر خط و کتابت خاکسار کی غیر حاضری میں قمر صاحب نے ہی کی۔ اس عرصہ میں ہمارے ایک افریقن معلم کو موٹر کا حادثہ پیش آیا۔ اور آپ سخت زخمی ہوئے۔ الحمد للہ جان بچ گئی۔ وہ زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اصحت دے۔ آمین۔

ٹانگہ میں جسمانی و روحانی بیماریوں کا علاج

ٹانگہ مشن میں حکیم محمد ابراہیم صاحب کام کرتے ہیں۔ آپ بیماروں کی بھی خدمت کرتے اور ان کے علاج معالجہ میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے بعض پرانے مریض آپ کی ادویہ سے شفایاب ہوچکے ہیں۔ اور اس طرح آپ ٹانگہ میں شہرت حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کا علاج معالجہ یہ سب کچھ تبلیغی نقطۂ نگاہ سے ہے۔ آپ نے اس ہفتہ ۵۸ میل سفر کیا۔ اور ۲۰۰ افراد تک پیغام اسلام و احمدیت پہنچایا۔ اس عرصہ میں آپ نے چند عیسائیوں سے ایک سلطان کے گھر میں گفتگو کی۔ اور انہیں اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے واقف کیا۔ ایک افریقن نے احمدیت قبول کی۔ بعض پنجابی مسلمانوں سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت و تعلیم کی تبلیغ کی۔ روزانہ ذکر حبیب اور تفسیر کبیر کا درس دینے کے علاوہ ٹانگہ کے نوجوانوں کو دینی تعلیم اور ترجمہ قرآن بھی پڑھاتے رہے۔ ان دنوں مسقط سے بادبانی جہاز مشرقی افریقہ آتے ہیں۔ بعض جہاز ٹانگہ بندرگاہ پر بھی آئے۔ حکیم صاحب ان جہاز والوں سے بھی ملے۔ اور سلسلہ کے حالات سے واقف کرتے ہوئے احمدیت کو قبول کرنے کی دعوت دی۔ ایک یورپین سے بھی دو گھنٹہ تک آپ نے مسیح کے صلیب سے زندہ اتر آنے کے مسئلہ پر گفتگو کی۔ مقامی مجلس خدام میں آپ نے لیکچر بھی دیا۔ ان کی تربیت کا فریضہ بھی ادا کرتے رہے۔

بالآخر احباب سے درخواست دعا ہے۔ اس علاقہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے جدوجہد جاری ہے۔ کئی ایک مشکلات بھی ہیں۔ مبلغین کی صحتیں بھی اتنی اچھی نہیں۔ کھانا وغیرہ بھی بے چاروں کو اپنے ہاتھ سے پکانا پڑتا ہے۔ مالی مشکلات بھی ہیں۔ بایں ہمہ وہ محنت و اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی جدوجہد کو قبول فرمائے۔ آمین۔

انتقاد

ہم نے موجودہ چھپے ہوئے اردو سیٹ ریاضیات پاکستان پبلشرز کو بہ نظر خاص دیکھا ہے۔ جس کی طباعت کتابت و نفس مضمون نہایت اچھا اور تعلیمی معیار کے مطابق ہے۔ اس کے مقابلہ میں انہوں نے اسکی قیمت ۱۰/ روپیہ فی حصہ رکھی ہے۔ اس قیمت میں اتنی اچھی اور صحیح کتاب کا حاصل ہوجانا غنیمت ہے۔ ہم اساتذہ کرام سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس مہاجر فرم کی اعانت فرمائیں۔

رائٹر کا وفد خیر سگالی کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۸ مارچ ہندوستان کے دورے کے بعد رائٹر کے وفد خیر سگالی کے تین رکن آج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ گئے۔ یہ نیوز کرانیکل سٹار اخباروں کے چیئرمین لارڈ لیٹن (قائد وفد) پریس و سٹار و ولورہیمٹن کے چیئرمین مسٹر ملکم گریہم اور رائٹرز کے جنرل منیجر مسٹر کرسٹوفر نسلر ہیں۔
پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر الطاف حسین حکومت پاکستان کے پرنسپل انفرمیشن آفیسر مسٹر ایس اے۔ جواد۔ اور ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے مسٹر تاج الدین نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا۔ مشن کے اراکان کراچی میں بہت معروف رہیں گے۔

انسانیت کی خدمت کیلئے روسی اور امریکی سائنسدان تعاون کریں

نیویارک ۲۸ مارچ۔ امریکہ کی پروگریسو پارٹی کے لیڈر مسٹر ہنری والیس نے کہا ہے کہ دنیا بھر کے عوام یہ خدشہ محسوس کر رہے ہیں کہ امریکہ یا روس انہیں روند دے گا۔ لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے روسی اور امریکی سائنسدان باہم تعاون اور اشتراک عمل کریں۔

"ڈیلی مرر" کو دس ہزار پونڈ جرمانہ

ایڈیٹر کو تین ماہ قید

لندن ۲۸ مارچ لندن ہائیکورٹ نے توہین عدالت کے جرم میں اخبار "ڈیلی مرر" کے مالکان کو دس ہزار پونڈ جرمانہ کیا ہے۔ اور اخبار کے ایڈیٹر مسٹر سوم کو بریکسٹن جیل میں تین ماہ تک حراست میں رہنے کو متنبہ کیا ہے کہ اگر ان کے ملازمین نے آئندہ ایسا قابل اعتراض مواد شائع کیا۔ تو عدالت نہایت سخت سزا دے گی۔

وزیر اعظم پاکستان کی مراجعت کراچی

کراچی ۲۸ مارچ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کل صبح بذریعہ ریل ریاست بہاولپور کا سہ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد کراچی واپس پہنچ گئے۔

سید قاسم رضوی کے خلاف تحقیقات

حیدرآباد دکن ۲۸ مارچ۔ حیدرآباد میں ہندوستان کے فوجی گورنر جنرل چودھری نے بتایا ہے کہ رضاکار لیڈر سید قاسم رضوی کے خلاف تحقیقات مکمل ہو چکی ہیں۔ میر لائق علی اور ان کے رفقاء کار کے خلاف بھی تحقیقات قریب قریب مکمل ہو گئی ہیں۔

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

خان محمد ولد محمدا۔ رحمان ولد شاہو۔ حیات ولد پیرا امیر ولد اللہ بخش قوم جٹ گوندل۔ سکنہ مٹو تحصیل پھالیہ۔

بنام

مدن لال ولد جگن ناتھ۔ مکند لال و گوردو داس پسران ارجن داس۔ موہن لال و گنیش داس و کند لال پسران ہرنا مداس۔ مسمات ایشر دیوی و مسماۃ میراں دیوی بیوگان کرم چند اروڑہ سکنہ قادر آباد حال مشرقی پنجاب
دعویٰ فک الرہن ۔ کنال رقبہ مٹو تحصیل پھالیہ
مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی کو اطلاع دی جانی ضروری ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو تو مورخہ ۶/۴/۴۹ کو حاضر عدالت ہو کر پیش کریں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی ۱۶/۳/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر بہ اختیارات کلکٹر گجرات

احمد۔ گاماں۔ بشیرا و جہانہ پسران میرا حیات ولد خواجہ و مسمات صاحبزادی والدہ سمی قوم جٹ گوندل سکنہ مٹو تحصیل پھالیہ

بنام

سوہنا مل و سدھو مل پسران جگت۔ رام چند۔ رام چند ولد سنت رام۔ مدن لال ولد جگن ناتھ۔ مکند لال و گوردو داس پسران ارجن داس۔ موہن لال۔ گنیش داس و کند لال پسران ہرناداس۔ مسمات ایشر دیوی و مسماۃ میراں دیوی بیوگان کرم چند قوم اروڑہ سکنہ ... حال مشرقی پنجاب۔ دعویٰ فک الرہن ۔ کنال رقبہ موضع مٹو تحصیل پھالیہ
مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو تو مورخہ ۶/۴/۴۹ کو حاضر عدالت ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۱۶/۳/۴۹

دستخط حاکم۔ ...

مہر عدالت

سیالکوٹ ڈرینج سکیم پارٹ نمبر (۱)

ایکسٹرا امپروول سرفس ڈرینز اور سٹرکوں فرش سکریننگ چیمبرز وغیرہ

(کنٹریکٹ نمبر ۱)

مندرجہ بالا کام کے لئے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۹ء کو دوپہر کے تین بجے تک ہمارے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ سیالکوٹ کے اندرونی اور گرد و نواح کے علاقہ میں مندرجہ بالا کام کی لاگت تقریباً ۶۳۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ اور اس کے ارنسٹ مبلغات ۱۳۰۰/-/- روپیہ ہوں گے:۔

(۲) ٹنڈر نوٹس ٹھیکہ کی اسکیم اور شیڈول ریٹ دفتر میں یوم تعطیل کے سوائے ہر روز صبح دس بجے سے شام کے پانچ بجے تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ ہر ٹنڈر چھپے ہوئے فارم پر آنا چاہیئے۔ یہ فارم آٹھ آنے کی رسیدی ٹکٹ دے کر ایگزیکٹو انجینئر نمبر ۱ لاہور پبلک ہیلتھ ڈویژن نمبر ۲ لیک روڈ لاہور کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ ان فارموں کے ساتھ مغربی پنجاب کی حکومت کے خزانہ میں ۱۳۰۰/-/- روپیہ کی مصدقہ رسید شامل ہونی چاہیئے۔ یہ رسید ارنسٹ مبلغات کے لئے ہوگی۔

۳۔ ۱۳۰۰/-/- روپیہ کی رقم کے علاوہ مبلغ ۹۰۰/- روپیہ کی مزید رقم حکومت کے خزانہ میں اس وقت جمع کرانی ہوگی۔ جب کہ مندرجہ بالا کام کا ٹنڈر منظور کیا جائے گا۔ رقم پبلک ریٹ سامان کے لئے ہوگی جو کہ کنٹریکٹ کی شرائط کے مطابق واپس کی جا سکے گی۔ کوئی ٹینڈر یا تمام صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ سرکل ویسٹ پنجاب بہادر بلا کسی وجہ بتلانے کے منسوخ کر سکتے ہیں۔ اور کم یا زیادہ ریٹ ٹنڈر منظور کرنے کا اختیار صرف ان کو حاصل ہوگا

۴۔ متذکرہ بالا رقم گورنمنٹ کے خزانہ میں "ریونیو ڈیپازٹ" کے نام جمع کرانی چاہیں۔ اور صاحب ایگزیکٹو انجینئر نمبر ۱ پبلک ہیلتھ ڈویژن لاہور کے حساب میں جمع ہونی چاہیں

محمد خلیل ایگزیکٹو انجینئر نمبر (۱)
پبلک ہیلتھ ڈویژن نمبر ۲ لیک روڈ
لاہور

ملک کے تعمیری کام میں نام پیدا کرنے والا ہی مخدوم الملت بننے کا حق دار ہوگا

زنانہ کالج میں شعبۂ سائنس قائم کرنے کے لئے مقامی حکومت تعاون کرے گی

الحاج والاحضرت خواجہ ناظم الدین کی تقریر

لاہور ۲۸ مارچ۔ کل انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں اراکین انجمن کے سپاسنامے کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل والاحضرت خواجہ ناظم الدین نے فرمایا:۔

انجمن حمایت اسلام لاہور مسلمانوں کی ثقافتی روایات میں ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے سالانہ اجلاس قوم کی برگزیدہ ہستیوں کو اس پلیٹ فارم پر جمع کرتے رہے ہیں۔ حضرت قائداعظم کو یہ انجمن اور اس کے کالج بہت عزیز تھے۔ وہ یہاں کئی مرتبہ تشریف لائے۔ اور ہر مرتبہ زندہ دلان لاہور کے جذبہ ملی سے مسرور اور متاثر ہو کر گئے۔

یہ انجمن عامۃ المسلمین کے خلوص و ایثار کا زندہ نمونہ ہے اور اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ جو کام خالصۃً للہ کیا جائے، اس میں خدائے عزوجل ضرور مدد فرماتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو ادارہ "چندہ آٹے" کی تحریک سے شروع ہوا وہ اب ملک و ملت کو علم و دانش سے مالا مال کر رہا ہے۔

گورنر جنرل نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس ادارے نے مسلمانان پنجاب کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کا اہم ادارے کالج علیگڑھ کی خدمات سے موازنہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کے کالج میں سائنس کی تعلیم کا وسیع پیمانے پر انتظام ہے۔ اس وقت پاکستان کو [illegible] تعلیم کی بہت ضرورت ہے اور سائنس جس کی باقاعدہ ابتداء اور نشوونما مسلمانوں نے کی تھی اور جس کے بعد وہ غافل ہو گئے حقیقی معنوں میں ہماری وراثت ہے۔ اب اگر ہم اپنی اس کھوئی ہوئی دولت کو واپس حاصل کرلیں تو یہ نہایت مناسب ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں سائنس کی تعلیم پر جتنا بھی زور دیا جائے وہ حالات حاضرہ کے اقتضاء کے عین مطابق ہوگا۔ کیونکہ اس وقت ہماری اس نئی مملکت کو سائنس دانوں کی بہت ضرورت ہے۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کالج کے اساتذہ و طلبہ کی سیاسی جدوجہد کا ذکر کرنے کے بعد والاحضرت خواجہ صاحب نے فرمایا لیکن اب تعمیری دور آگیا ہے۔ یہ بات لازمی طور پر ضروری ہے کہ تعلیمی اداروں کے نوجوان اپنا تمام وقت اور اپنی تمام کوششیں اپنے آپ کو پوری طرح تیار کرنے پر پوری طرح صرف کریں۔ تاکہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ پاکستان کے لئے قابل قدر اثاثہ ثابت ہو سکیں۔

اب کہ ہم حصول پاکستان میں کامیاب ہو گئے ہمارے طلباء کو چاہیئے کہ اپنا وقت حصول تعلیم میں صرف کریں تاکہ وہ پاکستان کی تعمیر میں مددگار ہو سکیں۔ لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ لڑکیوں کی تعلیم کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے۔ طالب علم مومنوں اور مومنات دونوں پر فرض ہے۔ ہر چند کہ دونوں کے دائرہ کار میں مماثلت و مطابقت موجود ہے۔ لیکن دونوں کا منتہائے مقصود ایک ہی ہے اور وہ منتہا اسلامی کردار کی نشوونما ہے۔

حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا۔ انجمن کو چاہیئے کہ زنانہ کالج میں شعبۂ سائنس قائم کیا جائے مجھے امید ہے کہ مقامی حکومت اس معاملے میں آپ سے تعاون کرے گی۔

یہ امر باعث اطمینان ہے آپ نے مسکینوں اور یتیموں کی بود و باش اور تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کیا ہے۔ میری رائے میں یہ ضروری ہے کہ یتیموں کو تعلیم اس مقصد سے دی جائے کہ جب وہ یتیم خانے سے نکلیں تو وہ اپنے لئے روزی پیدا کرنے کے قابل ہوں۔ صرف انہی طالبعلموں کو اعلیٰ تعلیم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جو بہت ذہین ہوں۔

تقریر کے دوران میں انجمن کی تالیف و تصنیف کے سلسلے میں سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے الحاج خواجہ ناظم الدین نے فرمایا۔ آئندہ ملک کی لیڈری اسی قسم کے لوگوں کے ہاتھوں میں جائے گی۔ کیونکہ ہم بفضل خدا آزاد ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب پر انا سیاسی جدوجہد اور احتجاجی روش کی ضرورت نہیں اب تو خاموشی اور محنت سے خدمت خلق کرنے کا وقت ہے اور جو کوئی ملک کے تعمیری کام میں نام پیدا کرے گا وہی خادم و مخدوم الملت بننے کا حق دار ہوگا۔

آپ کا بڑھتا ہوا بجٹ آپ کی بڑھتی ہوئی ہمت کا ثبوت ہے۔ پچھلے دو تین سالوں کے غیر معمولی حالات نے آپ کے مالی توازن کو برہم کر دیا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ آپ قومی خدمت کے جو ادارے اس وقت چلا رہے ہیں انہیں بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ وقت آگیا ہے کہ مقامی حکومت آپ کی مالی حالت کا جائزہ لے اور دیکھے کہ کونسے ادارے انجمن کے ہاتھ میں رہنے چاہئیں جنہیں وہ چندوں اور اپنی دوسری آمدنی سے چلا سکنے کے اہل ہے۔ میں مقامی حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤں گا۔ لیکن یہ آپ کا فرض ہوگا کہ آپ پورے حالات سے اسے آگاہ کریں اور اس معاملہ کو سلجھانے میں حکومت سے پورا پورا تعاون کریں۔

تقریر کے آخر میں والاحضرت حاکم اعلیٰ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا۔ جس اسلامی خلوص اور محبت کے ساتھ آپ لوگوں نے میرا خیر مقدم کیا ہے۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جہاں قائداعظم تشریف لائے۔ جہاں علامہ اقبال نے درس اسلام دیا۔ وہاں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میرے لئے باعث شرف و مسرت ہے میں دست بدعا ہوں کہ انجمن حمایت اسلام لاہور اور اس کے جملہ ادارے روز افزوں ترقی کریں اور پاکستان کی تقویت کا باعث بنیں۔ آمین

چودھری ظفر اللہ خاں اور مسٹر گورمانی سے کشمیر کمیشن کے نمائندوں کی ملاقات

کراچی ۲۸ مارچ۔ کشمیر کمیشن کے جو نمائندے کل دہلی سے کراچی پہنچے تھے۔ آج انہوں نے حکومت پاکستان کے نمائندوں سے ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ کمیشن کے نمائندوں نے بتایا کہ وزیر خارجہ پاکستان کی روانگی لیک سکسیس سے قبل وہ ان سے ملاقات کے خواہاں تھے۔ ارکان کمیشن نے پاکستانی نمائندوں کو بتایا کہ کشمیر میں عارضی صلح کے معاہدہ کے لئے گفت و شنید اس وقت کس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے۔ کمیشن کی طرف سے صدر مسٹر ڈابر فان کرچوسٹ۔ نائب صدر مسٹر الفریڈ لوزانو اور فوجی مشیر لیفٹننٹ جنرل ڈلوائی نے اور پاکستان کی جانب سے وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں، وزیر بے محکمہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی وزارت امور خارجہ کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر اختر حسین اور پاکستانی فوج کے چیف آف سٹاف میجر جنرل کاتھرن نے آج کی کانفرنس میں حصہ لیا۔ کمیشن کے نمائندے منگل کو نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کے اعزاز میں گارڈن پارٹی

لاہور ۲۸ مارچ کل شام ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین کے اعزاز میں باشندگان لاہور کی طرف سے گلستان فاطمہ میں ایک گارڈن پارٹی کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا۔

اس پارٹی میں دو ہزار سے زیادہ مہمانوں نے شرکت کی۔ جن میں عمائدین حکومت لیڈران ملت اور دیگر معزز شہری شامل تھے۔ اتنا وسیع سوشل اجتماع لاہور میں بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔

پاکستان میں کئی سالوں تک گندم اور چاول کا راشن جاری رہیگا۔ (پیرزادہ عبد الستار کا اعلان)

لاہور ۲۸ مارچ۔ کل کامونکی میں سوداگران چاول کی ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے اعلان کیا کہ آئندہ کئی سالوں تک پاکستان میں گندم اور چاول کا راشن برقرار رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ ذخیرہ اندوزوں کی کمر توڑنے اور مخدوم کی اندوزی کرنے کی یہی صورت ہے۔ پیرزادہ صاحب نے مزید کہا مرکزی حکومت کے پاس کافی درآمد شدہ اناج ہے اور ان حالات میں منافع خوروں اور چور بازاری کرنے والوں کے لئے ذخیرہ جمع کرنا مفید ثابت نہیں ہوگا

پیرزادہ عبد الستار گوجرانوالہ میں کھاند نکالنے کا کارخانہ دیکھنے کے بعد شام کو لاہور واپس پہنچ گئے

اطالوی وزیر اعظم کے قتل کی سازش

روم میں متعدد گرفتاریاں

روم ۲۸ مارچ۔ کل روم کی پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں اچانک چھاپے مار کر کئی ایسے افراد کو گرفتار کر لیا۔ جن پر وزیر اعظم دی گاسپری کے خلاف قاتلانہ سازش کرنے کا الزام ہے۔ کل تمام رات تلاشی جاری رہی اور امید ہے کہ ابھی اور گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی۔

سازش کا راز یوں فاش ہوا کہ ایک نوجوان گائے چنوڑ برٹو نے کمیونسٹ لیڈر لونگی زنگو کو ایک خط لکھا۔ جس میں مالی امداد مانگی گئی اور مشورہ مانگا گیا تھا۔ کہ وزیر اعظم کو بہترین طور سے کیسے ختم کیا جا سکتا ہے۔

لونگو نے یہ خط پارلیمنٹ کے صدر کے حوالے کر دیا اور پولیس نے فوری کارروائی شروع کر دی دی گاسپری کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ معمولی سی بات ہے تاہم یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اٹلی کے میثاق اوقیانوس میں شمولیت کے فیصلے سے ملک بھر میں سیاسی بے چینی پھیل گئی ہے۔ پچھلے چند ہفتوں سے پولیس نے روم میں مقیم غیر ملکیوں پر بھی کڑی نگرانی شروع کر رکھی ہے۔

مغربی پاکستان کے صوبوں کے الحاق کی تجویز

سندھ لیگ کی طرف سے مخالفت

کراچی ۲۸ مارچ کل سندھ صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں مغربی پاکستان کے صوبوں کے الحاق کی تجویز پر پریشانی کا اظہار کیا اور اس کی سخت مخالفت کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ تجویز جمہوریت اور صوبائی خود اختیاری کے اصولوں کے منافی ہے۔